اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

THE ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

قیمت سالانہ پیشگی ؁

قیمت فی پرچہ

نمبر ۳۷	مورخہ ۵ - نومبر ۱۹۲۹ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲ جمادی الآخر ۱۳۴۸ھ	جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو اور جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال کو اولاد نرینہ عطا فرمائی۔ مبارک ہو۔ دونوں بزرگوں کے یہ اکلوتے فرزند ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں لمبی عمریں عطا فرمائے۔ اور ہر لحاظ سے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے ؂

میڈیکل کالج لاہور سے ایک ٹیم قادیان آئی ہے۔ جس نے ۲۔ نومبر کی صبح ہائی سکول سے ہاکی کا میچ کھیلا۔ شام احمدیہ یونین کلب سے فٹ بال کا میچ ہوا ؂

یکم اور ۲ر نومبر کی رات کو بٹالہ میں اہلحدیثوں سے "ختم نبوت" اور وفات عیسیٰ علیہ السلام پر کامیاب مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب مناظر تھے۔ قادیان سے بہت اصحاب مناظرہ میں شمولیت کے لئے جاتے رہے ؂

عرضِ حال

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

من نہ تنہا خویش را بر آستاں آوردہ ام،
ہر چہ از دستِ جہالت بر سرِ دانش گذشت،
آنچہ از راہِ ارادت بود پنہاں در دِلم،
گرچہ از بارِ گناہاں آمدم با پشتِ خم،
آمدم بر درگہت نالہ کناں از دشتِ خویش،
المدد! اے رہروِ راہِ خدا ثم المدد،
خواندہ باشی یا شنیدہ باشی از گویندگاں،
آبِ جہلم جملہ اسباب و متاعِ ما ربود،
گر مزاجِ من بہ بینی سر دیابی ہمچو برف،
ہم چنیں آوردہ نزدِ شاہِ خود و قتے "نشاط"

از غم و رنج و الم یک کارواں آوردہ ام،
سر بسر آں سرگذشتے در بیاں آوردہ ام،
در حضورِ راستاں جملہ عیاں آوردہ ام،
بر امیدِ لطفِ تو خود را جواں آوردہ ام،
شکوۂ اعدا نہ جورِ دشمناں آوردہ ام،
لیک دِل بے تاب و جانِ ناتواں آوردہ ام،
حالِ بربادیِ ما کاندر بیاں آوردہ ام،
خویشتن را بر درت بے خانماں آوردہ ام،
در شناسی طبع من برق طپاں آوردہ ام،
"من" بعہدِ چوں تو شاہے ہم چناں آوردہ ام،

منکہ بُودم نے دماغ از نکہت گُلہائے تر
کے تواں گفتن کہ گنج شائگاں آوردہ ام
تحفۂ عمارِ ایں آوردہ آں آوردہ ام
چشمِ ما روشن دلِ ما شاد از مہرِ شما
ہرچہ آوردم برائے امتحانِ بختِ خویش
مولدم "رہتاس" و نامِ من حسنؔ ابنِ "گلاب"

گُلبن تر مُردہ سوئے بوستاں آوردہ ام
اُشترِ فلفل سُوئے ہندوستاں آوردہ ام
التجا بہرِ دُعائے راستاں آوردہ ام
بالیقیں گفتم نہ از وہم و گماں آوردہ ام
نے برائے امتحانِ شاعراں آوردہ ام
ایں قدر کافی ست کز نام و نشاں آوردہ ام

(حسن رہتاسی)

اخبار احمدیہ

تعلیم و تربیت کے متعلق ششماہی رپورٹ

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت و افراد جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش ہے۔ پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ ششماہی رپورٹ کے فارم آپ کے ہاں ارسال کئے جاتے ہیں ان کو پُر کر کے بہت جلد واپس بھجوا دیا جائے۔ اگر کسی جماعت میں کسی باعث سے فارم مذکور نہ پہنچے۔ تو بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع دے کر منگوالیں۔

پُر شدہ فارم بہر حال ۱۵۔ نومبر ۱۹۲۹ء تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

انجمن احمدیہ ننگل لنڈھیر والا کے عہدے دار

انجمن احمدیہ ننگل لنڈھیر والا کے لئے حسب ذیل کارکنان منتخب ہوئے (۱) گیانی سردار احمد صاحب پریزیڈنٹ (۲) چوہدری لال دین وائس پریزیڈنٹ (۳) شیخ مہر دین سکرٹری تعلیم و تربیت (۴) چوہدری جلال الدین سکرٹری مال (۵) چوہدری محمد دین سکرٹری تبلیغ۔ (۶) منشی عبدالمجید جنرل سکرٹری (۷) میاں اللہ دتا صاحب مؤذن۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مرزا مہتاب بیگ کی دختر سکینہ بیگم صاحبہ نے چھ روپے بھجوائے ہیں۔ تاکہ اس سے کسی حاجتمند اور غیر مستطیع خاتون کے نام چھ چھ ماہ کے لئے "الفضل" و "مصباح" مفت جاری کئے جائیں۔ سکینہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے دُعا فرمائی جائے (منیجر)
۲۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے ہیں عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز منشی عبدالمجید خان صاحب مجسٹریٹ ڈھلواں کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دونوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبد السمیع از قادیان۔ ۳۔ دو برس کے قیام کے بعد میرا تبادلہ علی پور (کلکتہ) ملٹری ہسپتال میں ہوا ہے۔ وہاں کے لئے انشاء اللہ ۔ نومبر کے جہاز پر روانہ ہونگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس تبادلہ کو بابرکت کرے۔ طالب دعا سید رشید احمد (سابق پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ)
۴۔ خاکسار کی دونوں چھوٹی لڑکیاں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار مرزا نذیر علی قادیان
۵۔ میں ایک عرصہ سے بیکار ہوں۔ کوشش برابر جاری ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خادم شیخ شفیق [illegible]
۶۔ میں ملازمت سے علیحدہ ہو کر تین سال سے پریشان ہوں۔ ایک مہربان حاکم نے کامیابی کی امید دلائی ہے احباب دعا فرمائیں۔ خادم منشی عبدالمجید خان۔ محبوب نگر۔ حیدرآباد دکن۔

۷۔ میں ملازمت میں چند مشکلات درپیش ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصاً اور تمام احمدی جماعت سے عموماً دُعا کی درخواست ہے۔ خادم کرم الدین۔ ترنتارن۔ ۸۔ میری لڑکی بعارضہ بخار شدید بیمار ہے درخواست ہے۔ کہ احباب اُس کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیازمند فیض احمد بھٹی۔ قادیان۔

ولادت

۱۔ عزیز مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سالٹ پانڈ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۲۶۔ اکتوبر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب نے مولود مسعود کے کان میں اذان کہی حضرت میاں بشیر احمد صاحب بھی تشریف لائے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ مولود مسعود کو خادم اسلام بنائے۔ خاکسار تقیر علی۔ احمدی۔ قادیان۔ ۲۔ ۳۰۔ اکتوبر مولانا مولوی شیر علی صاحب کا دوسرا نواسہ متولد ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ ۳۔ گجرات ۱۰۔ اکتوبر۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عاجز کے ہاں لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے بشیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ بچہ کے نیک ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین [illegible]

دعائے مغفرت

۱۔ عاجزہ کی لڑکی عزیزہ ناصرہ بی بی عرصہ ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد ۱۷۔ ستمبر کو ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے پیارے مولا سے جا ملی۔ اس کی وفات میرے لئے نہایت ہی رنج و الم کا موجب ہوئی۔ لیکن ہر حال میں خدا کی رضا پر راضی ہوں۔ اہل جماعت میری ننھی بچی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ ہمارے لئے وہ فرط کے طور پر ہو۔ والدہ بچہ از ماریشس۔ ۲۔ میاں عبدالواحد صاحب گوجرہ کی بھابجی خدیجہ بیگم صاحبہ جو نہایت مخلص اور دیندار خاتون تھی ۲۵۔ اکتوبر کو فوت ہو گئی۔ مرحومہ نے مسجد احمدیہ گوجرہ کے چندہ میں اپنے دو زیور حال میں ہی دیئے تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ۳۔ ۳۱۔ اکتوبر قریباً دس بجے رات اہلیہ صاحبہ ابو البشارۃ مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل پیش امام جماعت احمدیہ لدھیانہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے حالت زچگی میں انتقال کیا۔ اور اپنے پیچھے دو بچیاں چھوڑیں۔ مرحومہ بڑی صابر شاکر۔ صالحہ اور بڑی عابدہ خاتون تھیں۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھی جائے اور دعا کی جائے۔ خدا تعالےٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ سید عبدالرحیم احمدی محلہ صوفیاں۔ لدھیانہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ لاہور میں

۲۹۔ اکتوبر

آج x ray گردہ کا لیا گیا۔ کوئی ایسی بات جس کا شبہ ہو سکتا تھا۔ اس امتحان میں معلوم نہیں ہوئی کل انشاء اللہ انتڑیوں کا x ray لیا جائے گا۔ اور میجر ڈاکٹر کرنل بارٹ کے سامنے ہر دو معائنے رکھے جائینگے۔

۳۰۔ اکتوبر

حضور کا آج x ray انتڑیوں کا بھی مکمل ہو گیا ہے۔ اس وقت تک کوئی خاص نقص نہیں پایا گیا۔ معدہ کی حالت اچھی ہے۔ ایسا ہی انتڑیوں کی بھی سوائے پچھلے حصہ کے جس میں کسی قدر خراش معلوم ہوتی ہے۔ x ray کرنے والے ڈاکٹر کا خیال تھا۔ کہ درد عضلاتی (muscular Pain) ہوگا کیونکہ اُسے کوئی خاص جگہ نقص والی معلوم نہیں ہوئی۔

۳۱۔ اکتوبر

آج حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ کل چونکہ x ray کے لئے Bismath meal استعمال کی تھی۔ اس لئے آج ۵ بجے صبح [illegible] castor کا جلاب دیا گیا۔ اس کی وجہ سے کمزوری ہے۔ درد کو خدا کے فضل سے آرام ہے۔ آج حضور نے میاں ریاض الدین صاحب ایم۔ اے اور جماعت کے چند احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ حضور نے لوکل تبلیغ کے متعلق بعض ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ایک دوست چوہدری عبدالستار صاحب احمدی بی اے ایل ایل بی بھی ملے۔ آج ڈاکٹر کرنل بارٹ صاحب کے سامنے معائنہ x ray پیش کرنا تھا۔ لیکن انہوں نے کسی ضروری کام کی وجہ سے معذرت کر دی اور کہا۔ کل دیکھوں گا۔

یکم نومبر:۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالعموم آج حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ نماز جمعہ حضور نے خود پڑھائی۔ اور خطبہ میں جماعت لاہور کے نظام تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے متعلق ایک سکیم کا جو حضور کے زیر غور ہے۔ ذکر فرمایا۔ نوجوانوں کو خصوصیت سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے عشق اور محبت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی چلنے پھرنے اور خطبہ دینے کی وجہ سے کچھ درد کی ٹیس محسوس ہونے لگی۔ بعد نماز جمعہ چار کس اصحاب نے بیعت کی حضور نے فرمایا۔ اتوار کو واپس جانے کا ارادہ ہے۔ آج احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے حضور کو بمعہ رفقاء کے کھانے کی دعوت ہے۔ ڈاکٹر بارٹ نے معائنہ کے بعد کوئی خاص بیماری نہیں بتلائی۔

"فاروق" کے متعلق اعلان

جناب میر قاسم علی صاحب۔ بمعیت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری انجمن اسلامیہ ڈسکوٹ اور انجمن احمدیہ لائل پور کے جلسوں میں شرکت کے لئے یکم نومبر کو تشریف لے گئے ہیں۔ جو ۲۔ ۳۔ نومبر اور ۵۔ ۶۔ نومبر کو یکے بعد دیگرے مقرر ہیں۔ اگر اخبار فاروق کا آئندہ نمبر تاخیر سے شائع ہو۔ یا اس میں التواء ہو جائے۔ تو اس کی وجہ صرف یہی ہوگی۔ خریداران فاروق مطلع رہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۳۔ نومبر ۱۹۲۹ء حضرت اُم المومنین کشمیر سے بخیر و عافیت تشریف لائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۵- نومبر ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے اپیل

وُہ مقدس اور مبارک اجتماع جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی۔ اپنے اندر برکات و افضال الٰہی کی زبردست کشش رکھنے اور جماعت میں نئی زندگی اور تازہ رُوح پھونکنے کی وجہ سے اس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ کہ جماعت کے افراد کو جو عام طور پر خود اس میں شمولیت اختیار کر کے اس کے اثرات اور فیوض سے براہ راست متعارف ہو چکے ہیں۔ اسے ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے کسی تحریک و تحریص کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہاں صرف یاد دہانی کے طور پر اتنا عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مبارک اجتماع کیا دنیا کا کوئی بھی کام خواہ وہ اپنے اثرات و نتائج کے لحاظ سے کتنا عظیم الشان کیوں نہ ہو۔ اخراجات کے بغیر بخیر و خوبی سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ اور اسی وجہ سے سالانہ جلسہ کو شاندار بنانے کا بہت بڑا انحصار بھی اخراجات کی فراہمی پر ہے ٭

پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنی فرض شناسی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور اپنی اپنی جماعت کے کارکنوں کو اس قابل بنا دینا چاہیئے کہ وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے چندہ ایسے وقت میں منتظمین کے ہاتھوں میں پہونچا دیں۔ کہ وہ اس سے پُوری طرح فائدہ اٹھا سکیں ٭

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ارض حرم میں ریل کی آمد کے باعث چونکہ سفر میں بہت سی سہولت ہو گئی ہے۔ نیز سیاسیات عالم اور ہندوستانی پالیٹکس میں اس قدر زبردست تبدیلیاں اور اہم انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ کہ امید کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وابستگانِ دامن کی کثیر تعداد کے علاوہ معقول پسند اور درد مند دل رکھنے والے ہندوستانیوں کی ایک معقول تعداد بھی حضور پُر نور کے مشوروں سے مستفید ہونے اور آپ کی معجز بیانی میں ملکی و ملی مشکلات کا حل تلاش کرنے کی نیت سے ضرور قادیان آئے گی۔ اس سے فراہمی اخراجات کے لئے بہت زیادہ توجہ اور سعی کی ضرورت ہے۔ یوں تو آج تک کوئی بھی جلسہ ایسا نہیں ہُوا جس کے اخراجات جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کثرت کی وجہ سے سابقہ ریکارڈ کو مات نہ کرنے والے ہوں۔ لیکن اس سال تو غیر معمولی اجتماع کی توقع ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کے لئے اخراجات بھی پہلے سے زیادہ ہونگے۔ اور ان کا پورا کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے ٭

اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ ان دنوں ملک کی مالی حالت اچھی نہیں۔ کئی سال سے زراعت جس پر ہندوستان کی اکثریت کا انحصار ہے۔ اچھی حالت میں نہیں۔ اور امسال بھی گذشتہ کئی سالوں کی طرح زمینداروں کی فصلیں۔ خشک سالی۔ طوفان آب۔ ٹڈی دل۔ اور اولوں کی وجہ سے بہت حد تک برباد ہو چکی ہیں۔ ایسی حالت میں ملازمت پیشہ اصحاب بھی سامانِ زیست کے لئے زیادہ اخراجات کے متحمل ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ ساری مشکلات اس جماعت کے لئے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکی ہے۔ اپنے دینی اجتماع کو کامیاب اور شاندار بنانے میں روک نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ اس موقعہ پر اسے غیر معمولی جوش اور سرگرمی کا ثبوت دینا چاہیئے کیونکہ بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے مواقعہ ایسے ہی حالات میں میسر آتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا بہت بڑی کوتاہی کا مرتکب بنا دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ جب منتظمین جلسہ نے اخراجات کے خوف سے ارادہ کیا۔ کہ جلسہ تین دن کی بجائے دو دن کیا جائے۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو کہ ان دنوں آپ کے ہاتھ میں لنگر خانہ کا انتظام تھا۔ لکھا:۔

لاتخش عن ذی العرش اقلالا۔ یعنی عرش کے مالک سے یہ امید نہ رکھو۔ کہ وُہ رزق میں کمی کر دے گا۔ جلسہ کے دو دن رکھنا خدا تعالےٰ پر بدظنی ہے۔ آخر جلسہ تین دن ہی ہُوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے عمدگی کے ساتھ سارے اخراجات مہیا کر دئے ٭

دنیا پر جو تباہیاں آتی ہیں۔ چونکہ ان میں قانون قدرت کے علاوہ ایک پہلو خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کا طریقہ یہی ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی راہ میں اور بھی زیادہ قربانی کرے۔ اور ثابت کر دے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی ہستی کو مٹا دینے کے لئے کُلی طور پر آمادہ ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ کو غیرت آتی ہے۔ کہ جو خود ہی میری راہ میں مٹ رہا ہے۔ اسے کیا مٹاؤں۔ اور وہ اسے مٹانے کی بجائے زندگی بخشتا ہے۔

پس اپنی بے سروسامانی اور مالی مشکلات کے باوجود احباب جماعت کو مالی خدمات کے لئے فراخ حوصلگی سے کام لینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تنگ حالی اور افلاس سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ کئی سال سے یہ طریق چلا آرہا ہے۔ کہ بعض احباب سالانہ جلسہ کے موقعہ پر خرچ ہونے والی بعض اشیاء کی فراہمی اپنے ذمے لے لیتے ہیں۔ زمیندار جماعتیں گھی مہیا کر دیتی ہیں۔ اور بعض دوسری جماعتیں مختلف اشیاء کی قیمت ادا کر دیتی ہیں۔ امسال بھی اس کی طرف توجہ ہونی چاہیئے ٭

امید ہے۔ سب احمدی احباب عموماً اور جماعتوں کے کارکن خصوصاً اخراجات جلسہ کی فراہمی میں پُوری تندہی اور کوشش سے حصہ لیں گے اللہ تعالےٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے ٭

"پیغام صلح" ایک ناصح کی حیثیت میں

خواجہ حسن نظامی صاحب شاردا بل کے حامیوں میں سے ہیں۔ اس وجہ سے مخالفین شاردا بل ان دنوں ان سے بہت برہم ہیں۔ اسی برہمی کے باعث "زمیندار" نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں ان کے متعلق لکھا:۔

"دہلی کے گیسو دراز خواجہ بھی ایک عجیب و غریب بزرگ ہیں عوام سمجھتے ہونگے۔ کہ انہیں مجلس حال و قال میں طبلہ کی تھاپ پر تھرکنے حجرہ رین بسیرا میں بیٹھ کر مریدوں اور مریدنیوں سے اپنے سامنے سجدہ تعظیمی کرانے اور نذریں وصول کرنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ"

"زمیندار" کی اس تحریر پر "پیغام صلح" کی رگِ متانت و شائستگی میں ایک زبردست حرکت پیدا ہوئی۔ اسے معاً "اسلام کا ایک ضروری سبق" یاد آ گیا۔ جس پر "کیا برادران اِسلام اس کی طرف توجہ کریں گے!" کے عنوان سے "پیغام" نے ایک مضمون لکھنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ آپ ناصحانہ و مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں:۔

"ہادیٔ برحق حضور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ میری امت کے لئے اختلاف رائے برکت کا باعث ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اختلاف رائے ہی سے انسان کی کامل آزادی اور جمہوریت پرستی کا وُہ جوہر قائم رہ سکتا ہے۔ جس کے بغیر کوئی قوم اپنی مشکلات پر غالب نہیں آ سکتی۔ اگر اختلاف رائے کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ تو یہ ذاتی عناد اور مخالفت کی صورت اختیار کرے گی۔ اور جس خاندان یا قوم یا سلطنت کے اندر ذاتی مخالفت کی وبا پھیل جائے گی۔ اس کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی نظر آئیں گی"

اس مضمون و مطلب کا ایک لمبا چوڑا وعظ ارشاد فرمانے اور "زمیندار" کے غیر مہذب الفاظ نقل کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں

"ہم "زمیندار" کے فاضل مدیر سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا اسلامی شریعت علانیہ انہیں اپنے ایک مسلمان کلمہ گو بھائی کی تذلیل و توہین کرنے یا ان پر سوقیانہ آوازے چست کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا یہ اُسی شریعت کی توہین نہیں۔ جس کے تحفظ کا انہیں اس شد و مد سے دعویٰ ہے"

یہ سب کچھ درست۔ لیکن ہم اس سے بھی زیادہ سنگین بدگوئی کی طرف "پیغام صلح" کی توجہ مبذول کراتے ہوئے دریافت کرتے ہیں۔ کیا وُہ

اپنی موعظت و نصیحت کا رُخ اس طرف پھیرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ اور ان لوگوں کے متعلق بھی وہی کچھ کہے گا۔ جو اُس نے "زمیندار" کے متعلق کہا ہے۔

بہتر ہو۔ کہ "پیغام" "اسلام کا ایک فروری سبق" پہلے انہی لوگوں کو پڑھائے۔ جن کا وُہ دیا کھاتا ہے۔ اور اس وجہ سے اس بات کے مستحق ہیں کہ اس کی اصلاحی سرگرمیاں انہیں سے شروع ہوں۔ سنئے ایک صاحب جماعت احمدیہ اور اس کے مقتدر پیشوا کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میاں صاحب اور ان کے مریدین آثم۔ اظلم۔ سیاہ باطن ظالم شر من فی الارض گروہ کے جانشین۔ کور باطن۔ خدا کی لعنت کے مورد باطل کا حامی۔ پکے منافق۔ خدا کی لعنت کے نیچے۔ کفرتم بعد ایمانکم کے مصداق ہیں"

اسی پر بس نہیں۔ اسی طائفہ کے ایک اور "بزرگ" کی خوش کلامی کا نمونہ یہ ہے:-

"میاں صاحب مکرم کی باتیں ہمیشہ اسالیب کلام اور قواعد صحت کلام سے بہت حد تک الگ ہوتی ہیں۔ کیا وُہ جھوٹ نہیں بول رہا"

"وہ ایک بے ہودہ فعل ہی نہیں کرتے۔ بلکہ وُہ اپنے اندر ونہ کا ناقابل پسند نقشہ دنیا کو دکھانے لگے ہیں"

"بھولے بھالے میاں صاحب علم اور عام فہم ادراک سے پیار نہ رکھنے والے میاں صاحب"

ایک اور صاحب یوں گویا ہوتے ہیں:-

"قادیانی گروہ اب شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر ...... الخ"

یہ الفاظ محض مشتے نمونہ از خروارے نقل کئے گئے ہیں ورنہ اگر "پیغام" اپنے گذشتہ فائلوں کی ورق گردانی کی زحمت کے لئے آمادہ ہو۔ تو اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس جنس بدگوئی اور بدکلامی کی جس قدر فراوانی اور ارزانی اس کے آقایان ولی نعمت میں پائی جاتی ہے۔ اس کی نظیر اسلامی دنیا میں شاید ہی کسی جگہ مل سکے۔ اس لئے ہم بادب ملتمس ہیں۔ کہ مدیر "پیغام" ان لوگوں کو "اسلام کا ایک فروری سبق" پڑھانے کی طرف جلد از جلد توجہ کرے۔

"ملاپ" کی شرمناک دروغگوئی

آج کل دیانندیوں نے جھوٹ اور دروغ گوئی شیر مادر سمجھ رکھا ہے۔ اور جو کچھ ان کے منہ میں آتا ہے۔ بے دریغ اگلتے جاتے ہیں۔ ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے ڈاکٹری معائنہ کرانے کیلئے لاہور تشریف لے گئے۔ تو "ملاپ" کے نظاہر "راز دان" لیکن دراصل دروغگو نامہ نگار نے شایع کرایا۔ کہ

"قادیان کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں اس خبر سے سنسنی سی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ میاں بشیر الدین محمود یک لخت قادیان سے روانہ ہو گئے"!

اس کے ساتھ ہی یہ بے پر کی اڑا کر "سنسنی" پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ

"ضمانت سے بچنے کے لئے افسران سے ملنے گئے ہیں"

"یا پھر کوئی مہیب فساد ہونے والا ہے۔ اور پیش بندی کے لئے پہلے سے تشریف لے گئے ہیں"!

اسی معتبر نامی کی بات پر یقین کرتے ہوئے "ملاپ" (۳۰ اکتوبر) نے "قادیان کو بچاؤ" کے عنوان سے گورنمنٹ سے التجا کی ہے۔ کہ احمدیوں کی ضمانتیں لی جائیں۔ اور لائسنس ضبط کئے جائیں۔

حکام تو الگ رہے۔ ابھی تک دیانندی بھی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دے سکے۔ کہ مسلمانوں نے اس شورش کے دوران میں جو سکھوں اور ہندوؤں نے صریح طور پر قانون شکنی کرتے ہوئے پیدا کی۔ کوئی خلاف قانون اور امن شکن کارروائی کی۔ بلکہ یہی ثابت ہے۔ کہ ابھی تک سکھ اور ہندو ہی مسلمانوں پر زیادتی کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں وہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کی ضمانتیں لی جائیں۔ تاکہ وہ مزید شورش انگیز حرکات نہ کریں۔ نہ کہ مسلمانوں کی ضمانتیں ہونی چاہئیں۔

ہم نہیں سمجھتے۔ ذمہ دار حکام کو سکھوں اور ہندوؤں کی شوریدہ سری اور فتنہ انگیزی کے متعلق کسی قسم کا شک باقی ہے وہ لوگ جنہوں نے مذبح گرایا۔ اور جو انہیں اشتعال دلاتے رہے وہ اب بھی اپنے گھروں میں موجود ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ فتنہ و فساد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ پولیس کی حقیقت وُہ معلوم کر چکے۔ اور دیکھ چکے ہیں۔ کہ روز روشن میں فساد برپا کرنے اور قانون کو توڑنے پر بھی وہ گرفت میں نہیں آ سکتے۔ اسی طرح اور بھی کئی جگہ انہوں نے اکیلے دوکیلے مسلمانوں پر سختی کی ہے۔ اور دیہاتوں میں رہنے والے قلیل التعداد مسلمان ان کی شرارتوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ پس ضمانت ان لوگوں سے لینی چاہیئے۔ تاکہ وہ مزید شورش نہ پیدا کریں۔

معلوم ہوتا ہے۔ دیانندیوں کو کسی طرح یہ معلوم ہو چکا ہے کہ پولیس ہندوؤں اور سکھوں کے متعلق اپنی پہلی ناکامی کی وجہ سے خطرہ محسوس کر کے ضمانت کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس لئے وُہ اپنی بلا دوسروں پر خواہ مخواہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اگر پولیس نے اپنے خیال میں ترازو کا پلڑا برابر کرنے کے لئے مسلمانوں پر بھی کسی قسم کی پابندی عائد کرنے کی کوشش کی۔ تو یہ اس کی سابقہ غلطیوں میں ایک اور بہت بڑی غلطی کا اضافہ ہو گا۔

"اکالی" کی دھمکی کی حقیقت

سکھ اخبار "اکالی" نے پچھلے دنوں "خون کی ندیاں" بہا دینے کی جو دھمکی مسلمانوں کو دی تھی۔ اس کا مسلمانوں کی طرف سے ایسا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ کہ "اکالی" ہمیشہ اسے یاد رکھے گا۔ سکھوں کا دوسرا اخبار "شیر پنجاب" (۲۷ اکتوبر) اس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اسلامی اخبارات کو اس امر کا یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ "اکالی" اخبار نے جو کچھ لکھا۔ وُہ اس کا مدعا نہ تھا۔ یہ اخبار جب کانگرس سے عدم تعاون گوارا نہیں کر سکتا۔ تو کانگرس کے فیصلہ کے خلاف خون کی ندیاں کون بہائے گا؟ آج کانگرس سے عدم تعاون جن لوگوں کی نگاہ میں ملک سے غداری ہے۔ وہ کل "سوراجیہ" کے خلاف علم بغاوت کس منہ سے بلند کریں گے۔ یہ تو محض مشق قلم ہے۔ مضمون نگاری میں زور قلم دکھانا اور بات ہے۔ اور وقت پر کچھ کر کے دکھانا اور بات ہے۔

مے سے غرض نشاط ہے کس رُوسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے"

بہتر ہو۔ کہ سکھ اخبار "مشق قلم" اور "زور قلم" دکھانے کے لئے کوئی اور میدان تلاش کیا کریں۔ اور مسلمانوں سے اُلجھنے کی بجائے رواداری سے کام لیں۔ ورنہ مسلمان اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جانتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جائے۔ تو وہ خاموش رہیں۔

ایک معزز ہندو کی راست بیانی

"رچین لال سیتلواد ہندو قوم کے ایک معزز فرد ہیں۔ اخبارات میں آپ کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:-

"مسلمان اگر ہندوؤں سے بڑھ کر نہیں۔ تو ان کے برابر ہندوستان کے لئے درجۂ مستعمرات کے طلبگار ہیں۔ لیکن اقلیت کے باعث قدرتی طور پر مشوش ہیں۔ کہ مستعمرۂ ہند میں سیاسی اقتدار ہندوؤں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ جو خالص اسلامی مفاد کے منافی ہوگا۔ ان کے اس خوف کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ایسے معقول تحفظات مہیا کئے جائیں۔ جو مسلمانوں کے مذہب تہذیب اور عام مفاد کی آزادی کے کفیل ہوں" (انقلاب ۲۹ اکتوبر)

ان الفاظ میں جہاں ان لوگوں کی غلط بیانی کی ایک معزز ہندو کے منہ سے تردید ہے۔ جو مسلمانوں پر حب وطن سے عاری ہونے اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لینے کا ناپاک اتہام لگانے کے عادی ہیں۔ وہاں یہ مسلمانوں کی صحیح پوزیشن کے بھی آئینہ دار ہیں۔ برطانوی عملداری میں ہندو مسلمانوں سے جو بے انصافیاں کر رہے ہیں۔ وُہ مسلمانوں کے پورے اخلاص سے استخلاص وطن میں سرگرم عمل ہونے کی راہ میں ایک زبردست روک ہیں۔ اور اگر آج ہندو اس غیر منصفانہ روش میں تبدیلی کر کے مسلمانوں کی امداد حاصل کر لیں۔ تو ایک قلیل عرصہ میں ملک آزاد ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی امداد کے بغیر وُہ کبھی ہندوستان کو آزاد نہیں کرا سکتے۔

خوشحالی کا ذریعہ

اگرچہ ہندوستان جیسی تو نہیں۔ تاہم بیکاری کی وبا قریباً ہر ملک پر مسلط ہے۔ لیکن جہاں دوسرے ممالک اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کفایت شعاری اور فراہمی سرمایہ کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ وہاں ہندوستان میں خوفناک بے روزگاری اور قلت آمدنی کے باوجود ہندوستانیوں کے جذبہ فیشن پرستی اور زندگی کو مغربی سانچہ میں ڈھالنے کی زبردست خواہش کے باعث اخراجات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

لنڈن میں بین الاقوامی جمعیۃ کفایت شعاری کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا:-

"اگرچہ ملک میں بیکاری موجود ہے۔ بعض بڑی بڑی صنعتیں رو بہ زوال ہیں۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ابھی تک عام آبادی خوشحال اور فارغ البال ہے۔ برطانیہ میں انجمن ہائے کفایت شعاری بے شمار ہیں۔ اور ان میں ۱۰۰ پونڈ ملین (ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے) جمع ہے۔ اور یہ رقم بتدریج روبہ اضافہ ہے"۔ (ادھن۔ ۲۷ اکتوبر)

برطانیہ جیسی متمول قوم میں جذبہ کفایت شعاری کی اس قدر ترقی ہندوستان جیسے مفلس و قلاش ملک کے لئے اپنے اندر درس عبرت رکھتی ہے۔ جب تک ہندوستانی فضول رسوم و رواجات اور غیر ضروری اخراجات ترک کر کے اپنی آمدنی سے خرچ کم کرنے کی طرف توجہ نہیں کرینگے۔ کوئی تحریک خواہ بلحاظ فوائد وہ کس قدر بھی عمدہ کیوں نہ ہو۔ ان کی مالی حالت کی اصلاح اور انہیں قرض کے بوجھ سے آزاد کرانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

قربانی کا معیار

ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے ترک موالات کے زمانہ میں قانونی پریکٹس ترک کر دی تھی۔ لیکن آجکل پھر شروع کر رکھی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ مسلمانوں کی تنظیم کے لئے انہوں نے اپنی تمام قوتوں کو وقف کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن ان دنوں مسلمانوں کو کانگریس کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں تمام زور تقریر و تحریر صرف کر رہے ہیں لاہور کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ مسلمان ملک کے لئے کوئی قربانی تو کرتے نہیں۔ لیکن حقوق طلبی میں سب سے پیش پیش ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ میں صرف تین مسلمان ہیں۔ اور مقدمہ سازش لاہور میں ایک بھی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ اگرچہ اسلام آزادی کا زبردست مؤید ہے۔ لیکن اس کے حصول کے لئے آئینی جد و جہد سے تجاوز کرنے کی قطعی اجازت نہیں دیتا۔ اور علی وجہ البصیرت کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ استخلاص وطن کے لئے مسلمان آئینی جد و جہد میں ہندوؤں سے کسی طرح بھی پیچھے رہیں۔ ہاں غیر آئینی شورش ان کے لئے جائز نہیں۔ ایسی شورش پسندی اور فتنہ انگیزی کچھ ان لوگوں کو ہی زیب دیتی ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش جیسی باغیانہ تصنیف کو اپنے لئے مشعل راہ قرار دے چکے ہوں۔ لیکن اگر ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حب وطن اور قربانی کا معیار یہی ہے۔ کہ بے گناہوں پر بم گرائے جائیں پستولوں سے فائر کئے جائیں۔ ڈاکے ڈالے جائیں۔ اور ملک میں خوف و دہشت طاری کی جائے۔ تو بتائیں۔ وہ خود کیوں اس قربانی کے معیار پر ابھی تک پورے نہیں اتر سکے۔ اصل بات یہ ہے۔ گھر میں بیٹھ کر پلیٹ فارموں پر کھڑے ہو کر دوسروں کو سولی پر چڑھ جانیکا مشورہ دے دینا بہت آسان ہے۔ لیکن خود کچھ کر کے دکھانا مشکل ہے۔ لیکن جو شخص اپنی مقرر کردہ معیار قربانی پر خود پورا نہ اتر سکے۔ اسے دوسروں پر زبان طعن دراز کرنے کا کیا حق ہے۔

افسوس کہ بعض لوگ ہندوؤں کی رضامندی حاصل کرنے اور انہیں خوش کرنے کیلئے مسلمانوں کے متعلق اس قسم کی باتیں کہنے سے دریغ نہیں کرتے جو معقولیت سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتیں۔ حالانکہ وہ خود مسلمان کہلاتے بلکہ مسلمانوں کے لیڈر ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

اشارات

اگرچہ "آقائے ظفر علی خان" بے حد متلون مزاج واقعہ ہوئے ہیں۔ آج جس کی تعریف و توصیف کے پل باندھتے ہیں۔ کل اسی کو سامنے رکھ کر خاک اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ آج جس کے گن گاتے ہیں۔ کل اسی میں دنیا کے سارے عیب بتانے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اگلے دن اسی کو اپنی آنکھ کا تارا قرار دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن کانگریس کے متعلق انہوں نے جس فداکاری اور دفاکوشی کا ثبوت حال میں پیش کیا ہے۔ وہ ان کی ساری زندگی میں بالکل نئی چیز ہے۔

چند دن ہوئے۔ لاہور کے ایک کانگریسی جلسہ کا انہیں پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ لیکن عین اس وقت جبکہ آپ کرسی صدارت پر رونق افروز تھے۔ ایک ایسا واقعہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنے خلاف کانگریسیوں کے شور و شر اور درشت کلامی کی تاب نہ لاتے ہوئے جلسہ سے نکل جانا پڑا۔

آقائے "زمیندار" کی شان میں یہی گستاخی کم نہ تھی۔ کہ اسے جلسہ عام میں صدارت کے منصب پر سرفراز کر کے کہا گیا۔

"یہ گندی ذہنیت ہے۔ کانگریس کے پلیٹ فارم پر اسلام کا نام نہ لیجئے" پھر شور و غل کا اس قدر طوفان بپا کیا گیا۔ کہ "آقائے موصوف" کے لئے جلسہ میں بیٹھنا محال ہو گیا۔ بلکہ ان کے چلے آنے کی بھی کوئی پروا نہ کی گئی۔ اور جھٹ ایک اور شخص کو ان کی کرسی پر متمکن کر دیا گیا۔ لیکن ہندو اخبارات نے ان کی شان میں جو قصیدے تصنیف کئے انہوں نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ اور یہ فیصلہ ہو گیا۔ کہ "آقائے ظفر علی خان کی حریت پروری کا بھانڈا پھوٹ گیا"۔

چونکہ سید حبیب صاحب کے بعد "آقائے ظفر علی" کے ساتھ ہندوؤں کا یہ سلوک ہندو شوریدہ سروں کی بگڑی ہوئی ذہنیت کا المناک مظاہرہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے رنج پہنچنا قدرتی امر تھا۔ لیکن "آقائے ظفر علی" اور ان کا اخبار "زمیندار" کانگریس کی حمایت کے نشہ میں کچھ ایسے چور معلوم ہوتے ہیں۔ کہ اس قدر ترشی بھی ان کا خمار نہیں اتار سکی۔ اور وہ اب بھی پہلے کی طرح ہی سرشار نظر آتے ہیں۔

وہ "زمیندار" جو بات بات پر دوسروں سے الجھنا اور خواہ مخواہ شریفوں کی پگڑیاں اچھالنا اپنا کمال سمجھتا ہے۔ اپنے آقا کی اس قدر توہین اور تذلیل ہونے پر بھیگی بلی بنا بیٹھا ہے۔ وہ اپنے ایک معمولی کارندہ کو "علامہ حسین میر" بنا کر اس کی "توہین" کے خلاف تو اس لئے شور مچا رہا ہے۔ کہ اسے ایک ٹکٹ ایگزامینر نے دو گھنٹہ تک سٹیشن پر روکے رکھا۔ لیکن اپنے آقا کی توہین کا ذکر تک نہیں کرتا۔ جو بھرے جلسہ میں ہزاروں آدمیوں کے سامنے کی گئی۔ بلکہ اس میں بھی اسے اپنے آقا کی ستائش کا ہی پہلو نظر آ رہا ہے

چنانچہ لکھتا ہے:-

"یہ بھی صحیح ہے۔ کہ آقائے ظفر علی خان کے منصب صدارت کا احترام کرتے ہوئے انہیں جلسہ سے نہیں نکالا گیا"۔ (زمیندار ۲۹ اکتوبر)

اسی مضمون میں "زمیندار" کے یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ "شور و غل کا طوفان نہ تھما۔ اور ناچار آقائے موصوف جلسہ سے اٹھ کر چلے آئے" "جلسہ سے نہیں نکالا گیا" کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ سید حبیب صاحب کی طرح ان پر تیس چالیس موٹے تازے ہندو نہ پل پڑے۔ انہیں دست بدست دگرے یا بدست دگرے کا مصداق نہ بنایا گیا۔ ان کے سر اور چہرہ کی مکوں اور گھونسوں سے تواضع نہ کی گئی۔ بلکہ ان کے "منصب صدارت کا احترام" کرتے ہوئے ان کے حال پر بے حد مہربانی اور نوازش کی گئی۔ کیونکہ محض زبان سے انہیں مجبور کر دیا گیا۔ کہ وہ ناچار جلسہ سے اٹھ کر چلے جائیں۔

کھلی کھلی تحقیر و تذلیل کے تمام پہلوؤں کو چھوڑ کر محض اتنی سی بات پر اترانا۔ کہ "آقائے ظفر علی خان" کو دھکے دے کر یا کھینچ گھسیٹ کر جلسہ گاہ سے نہیں نکالا گیا۔ اور پھر اسے "منصب صدارت کا احترام" بتانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ زمیندار اور اس کے آقا کے دل میں کانگریس اور کانگریسیوں کی محبت کس قدر گھر کر چکی ہے۔ اور اس وادئے محبت کا ہر خار انہیں کس قدر خوبصورت پھول نظر آ رہا ہے۔

زمیندار کو اعتراف ہے۔ کہ

"جلسہ میں جن لوگوں نے شور مچایا۔ ان میں اکثر کانگریس سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ بعض رہنماؤں نے انہیں خاموش کرانے کی کوشش نہیں کی"۔

لیکن باوجود اس کے انہیں گوارا نہیں۔ کہ لیلائے کانگریس سے ایک لمحہ کی بھی جدائی اختیار کریں۔ چنانچہ "زمیندار" نے لکھ دیا ہے۔

"آقائے موصوف اس (اپنی تحقیر و تذلیل) کے لئے نہ تو ہندو عوام کو قصوروار سمجھتے ہیں۔ نہ یہ حرکات انہیں کانگریس کی تائید و حمایت سے باز رکھ سکتی ہیں"۔

شاباش! ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ خواہ باغیرت اور باحمیت مسلمانوں کو زمیندار کا یہ اعلان ناگوار ہی گذرے۔ لیکن ہم تو تعریف ہی کرینگے۔ کہ ساری عمر میں زمیندار اور اس کے آقا نے ایک جگہ تو اپنے تعلقات استوار رکھنے پر ہمت دکھائی۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی کڑیاں جھیلنے پر آمادگی ظاہر کی۔

عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹ چکا

مولوی ثناء اللہ نے ۲۰ ستمبر کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب واقعات سے" لکھ کر حسب معمول لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"آج ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب پر ہر قسم کے قدرتی نشان نظر آتے ہیں۔ مثلاً چاروں طرف ایک شور محشر ہے کہ عیسائی مذہب پھیل رہا ہے۔ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ کوئی قوم اتنی اشاعت نہیں کرتی جتنی عیسائی کرتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب کا قول تھا۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں"۔

اس کے متعلق پہلے الزامی جواب سنئے۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقات الخ کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹائے گا۔ اور صدقات کو بڑھائے گا۔ مگر آج دنیا میں چاروں طرف سود بے حد پھیل رہا ہے۔ ہر جگہ بنک کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں کثرت کے ساتھ سود کا لین دین ہوتا ہے۔ اور فی زمانہ کوئی تجارت۔ کوئی کارخانہ۔ اور کوئی حکومت ایسی نہیں جس میں سود کو دخل نہ ہو۔ امریکہ کے بڑے بڑے کروڑ پتی اس سود کی بدولت آج دنیا کے متمول ترین انسان ہیں۔ اچھی اچھی حکومتیں ان کی مقروض ہیں۔ یہودی قوم سود کی بدولت آج دنیا میں سب سے زیادہ دولت مند قوم ہے۔ اسی طرح خود مسلمانوں میں دیکھ لو کہ وہ کثرت کے ساتھ سود کا لین دین کر رہے ہیں۔ اب اگر آپ ہی کے الفاظ میں کوئی آپ سے پوچھے کہ "آفاق میں اس کا ثبوت کیا ہوا۔ کیا اسی کا نام ہے سود کا مٹانا اور صدقات کا بڑھانا" تو آپ کیا جواب دیں گے؟

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے اُمرت ان اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی میں خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ کہ لوگوں سے مقاتلہ کروں۔ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی۔ کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں۔ فرمائیے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سارا عرب مسلمان ہوگیا تھا؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا ثبوت؟ اور اگر جواب نفی میں ہے تو پھر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کس منہ سے۔ جبکہ حدیث کے الفاظ اور حضرت مرزا صاحب کے الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہے یعنی حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں "میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں" اور حدیث میں آتا ہے:۔

"میں مامور یعنی کھڑا کیا گیا ہوں۔ اس کام کے لئے کہ لوگوں سے مقاتلہ کرتا رہوں۔ اس وقت تک کہ وہ شرک سے تائب ہو کر توحید کے قائل ہو جائیں"

مفہوم کے لحاظ سے دونوں قولوں میں کوئی فرق نہیں۔ فرمائیے کیا ساری دنیا مسلمان ہوگئی۔ کیا کوئی مشرک اب باقی نہیں رہا؟ کیا دنیا کے سارے لوگوں نے اس بات کی گواہی دیدی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں! اگر نہیں تو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کے کیا معنی؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درحقیقت عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دیا۔ کئی سو سال سے برابر مسلمان اور عیسائی مانتے چلے آرہے تھے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے اس عیسیٰ پرستی کے ستون کو اپنی تثلیث شکن قلم سے توڑ دیا۔ اور ایسا توڑا کہ اور تو اور خود آپ (مولوی ثناء اللہ) بھی اس مسئلہ پر بحث کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ فرمائیے حضرت مرزا صاحب نے اس مسئلہ کو عقل سے نقل سے۔ قرآن سے حدیث سے۔ انجیل سے اور واقعات سے باطل ثابت نہیں کر دیا۔ کیا آپ لوگوں میں یا عیسائیوں میں جرأت ہے کہ احمدیوں سے از روئے قرآن و انجیل حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کر سکیں؟

مولوی صاحب نے اسی مضمون میں یہ بھی لکھا ہے "چین سے ایک دوست نے ہمیں ایک اخبار بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ۱۸۱۴ء میں پہلے پہل انجیل کا ترجمہ چینی زبان میں تقسیم ہوا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۴ سال کے عرصہ میں ۷ کروڑ ۵۲ لاکھ ۴۸ ہزار ایک سو نو نسخے بائبل کے شائع ہوئے ہیں"

اس کے بعد پوچھتے ہیں کہ کیا اسی کا نام ہے عیسائی مذہب کا مٹنا؟ معلوم نہیں بائبل کی اشاعت سے تثلیث کی ترقی کس طرح ہوئی۔ جبکہ ساری بائبل میں کسی جگہ بھی تثلیث کا نام تک نہیں۔ بلکہ جابجا توحید کی تعلیم ہے۔

عیسائیت کی ترقی کا حال اگر آپ معلوم کرنا چاہیں۔ تو عیسائیوں سے پوچھئے۔ اور پادریوں کے بیانات پڑھئے۔ جو یہ رونا روتے رہتے ہیں۔ کہ کوئی عیسائیت پر عمل کرنے والا نظر نہیں آتا۔

کیا نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا؟

۱۳ ستمبر کے اہلحدیث میں "مرزا صاحب کے اخلاق" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں یہ لکھنے کے بعد کہ "نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی دشمن کو بُرا نہیں کہا۔ یا نقصان نہیں پہنچایا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یوں زبان طعن دراز کی گئی ہے۔ "ذرا نبی قادیانی کا حال ملاحظہ فرمائیں۔ کہ تمام تصانیف دیکھیں۔ سب میں سب و شتم اور لعنت یا لوگوں کی موت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ حقیقۃ الوحی میں کئی جگہ لکھا ہے کہ بابو الٰہی بخش میری بددعا سے مرا۔ چراغ دین جموں والا میری بددعا سے مرا۔ فلاں میری بددعا سے ہلاک ہوا"۔

حیرت ہے کہ اس قسم کے اعتراضات ان لوگوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ جو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ اور اہلحدیثوں کے سردار کے ذریعہ اہلحدیث میں درج ہوتے ہیں کیونکہ ایسی باتوں کے خلاف صریح احادیث موجود ہیں۔ چنانچہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ نبی کسی پر بددعا کرتا ہے یا نہیں؟ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفوں پر بددعائیں کیں۔ اور لعنتیں بھیجیں یا نہیں۔ ذیل کی احادیث ملاحظہ ہوں

(۱) "اللہ یہود کو غارت کرے۔ جب خدا نے چربی ان پر حرام کر دی تو انہوں نے چربی کو پگھلا کر بیچ لیا۔ اور اسکی قیمت کھا گئے" تجرید البخاری ص۲۲۳ کتاب البیوع۔

(۲) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی پچھلی رکعت میں سمع اللہ کے بعد بددعا کرتے تھے کہ اے اللہ فلاں اور فلاں پر لعنت بھیج۔ تجرید البخاری ص۱۲۵ کتاب غزوات

(۳) لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم (مشکوٰۃ) میرا قصد ہوا تھا کہ تم پر ایسی بددعا کروں کہ جس سے تمہاری صورتیں بدل جائیں۔ اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون ۲۹ء نمبر ۳۴ جلد ۲۶ ص۲

(۴) لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مسٰجدا الخ کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔

احادیث کے ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر جو لعنت کے مستحق تھے لعنت کی۔

الفضل کی ترقی کی طرف ایک اور قدم

جب سے معزز خریداران الفضل نے یہ تقاضا فرمایا ہے کہ الفضل کو کچھ نہ کچھ ضرور ترقی کرنی چاہیئے۔ اول تو ہفتہ میں تین بار ہو۔ ورنہ اس کے حجم میں اضافہ ہو۔ ہم اپنے احباب کی فرمایش کی تعمیل میں کچھ نہ کچھ اپنا خرچ بڑھاتے رہے ہیں۔ چنانچہ پہلے فی کالم ۳۶ سطریں تھیں۔ پھر ۴۳ کر دی گئیں۔ اور لکھوائی باریک گنجان کر کے ۱۶ صفحے کا مضمون ۱۲ صفحے میں کر دیا۔ پھر اس کے ٹائیٹل کے لئے ولایتی کاغذ ولایت سے منگوایا گیا۔ اور اس سے بھی ہمارے خرچ میں بہت سا اضافہ ہوگیا۔ اب ناظرین کرام کی خواہش کی تکمیل میں الفضل کا حجم ۱۲ صفحے سے ۱۶ صفحے کیا جانے والا ہے۔ جس سے نہ صرف عملہ الفضل کی محنت بڑھے گی بلکہ صرف طبع کے اخراجات میں بھی دو ہزار روپے سالانہ کا اضافہ ہو جائے گا۔

ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ تو کرتے ہیں اب ہمارے احباب فرمائیں کہ انہوں نے اب تک الفضل کی توسیع اشاعت میں کیا مساعی جمیلہ فرمائی ہیں۔ کیونکہ جب تک ایک ہزار خریدار مزید الفضل کا نہ ہو جائے۔ ہم آٹھ روپے

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال کا جلسہ سالانہ

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ اکتوبر ۲۹ء برہمن بڑیہ مسجد احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت پروفیسر عبداللطیف صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خاطر مختلف اضلاع مثلاً مونگیر۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ میمن سنگھ۔ چٹاگانگ۔ جلپا گوری و دیگر اطراف وجوانب سے نمائندے اور احباب تشریف لائے۔ خدا کے فضل سے حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مختلف صیغہ جات کے سکرٹریوں نے اپنی رپورٹیں سنائیں۔ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھی گئیں اس کے بعد مولوی دولت احمد خاں صاحب وکیل نے مسلمانوں کے اتحاد اور تنظیم کی ضرورت پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ اور بتایا کہ جب تک مسلمان ایک امام کے جھنڈے کے نیچے مجتمع نہ ہوں گے تب تک حقیقی اتحاد قائم نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے خاتم النبیین کے مفہوم پر ایک لیکچر تقریر کی۔ اور بتایا کہ رسول کریم صلعم کے نقش قدم پر چلکر اور آپ کی کامل اتباع اور اطاعت کے طفیل امتی اور غیر تشریعی نبی حضرت رسول کریم صلعم کے بعد حسب ضرورت آسکتے ہیں اور اسی قسم کے نبی حضرت مسیح موعودؑ و مہدی معہود میرزا غلام احمدؑ ہیں۔ اسکے بعد مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے نہایت ہی دلچسپ و مدلل تقریر سے یہ ثابت کیا کہ یہ زمانہ ایک ربانی معلم کا مقتضی ہے۔ جو مادیات کی ترقیات کے بالمقابل ایک روحانی بادشاہت دنیا میں قائم کرے۔ اور لوگوں کے خشک دلوں کو عرفان کے پانی سے سیراب کرے۔ ایسا معلم فی الحقیقت حضرت میرزا غلام احمدؑ ہیں۔

بعد ازیں مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب وکیل نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی وجوہات کی تشریح میں ایک نہایت ہی قابل تحسین اور پر از معلومات مضمون پڑھ کر سنایا جس کے سننے سے سامعین کل کے کل محظوظ ہوئے اور بڑے زور سے تحریک کی گئی۔ کہ یہ مضمون چھپا کر کتابی صورت میں شائع کیا جاوے جس کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔

دوسرے روز صبح کے وقت مشاورت کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ فرمان جو کہ ناظر بیت المال صاحب قادیان کے ذریعہ بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن کے مالی انتظام کے متعلق ان کو دیا گیا تھا۔ ایک مختصر تقریر کے بعد پڑھ کر سنایا جس پر صوبہ کے امیر صاحب نے مع تمام احمدیوں کے سمعنا و اطعنا کا نعرہ بلند کیا۔ بعد ازاں گیارہ بجے بدستور جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولوی میر رفیق علی صاحب نے احمدیت کی خصوصیات پر۔ مولوی مظفر الدین صاحب چودھری نے احمدیت کی دلکش خوبیوں پر۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے اسلامی پردہ کے فلسفہ وحقیقت پر۔ اور مولوی عزیز الدین احمد صاحب نے احمدیت کی حقیقت وصداقت پر مبرہن اور مدلل تقریریں کیں۔ بعد ازاں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے کرشن اوتار کی دوبارہ تشریف آوری پر اور اس کرشن اوتار کے اپنے سابق مثیل سے ہمرنگ ہونے پر ایک مبسوط اور مدلل لیکچر دیا پھر مولوی حکیم خلیل احمد صاحب نے اپنے براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ پر مبنی تقاریر سے مسیح موعودؑ کے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ برہمن بڑیہ کے مقامی امیر مولوی غلام صمدانی صاحب وکیل نے بنگلہ زبان میں ترجمہ کرکے حکیم صاحب کے اردو لیکچر کو سمجھایا اور سارے مفہوم کو بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔

آخیر میں پراونشل امیر صاحب نے جو جلسہ کے صدر تھے اپنی اختتامی پر معارف تقریر میں احمدیوں کو ان کی ذمہ واریوں سے آگاہ کیا اور ان ذمہ واریوں کو ادا کرنے کے لئے ایثار اور جان اور ساری طاقتوں کی قربانیوں کی ہدایت کی۔ نیز بتلایا کہ ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ لوگ نفسانی جذبات۔ غضب وتکبر۔ حرص وطمع اور عجز وکسل سے بچیں۔ اور آپس میں محبت رکھیں۔ صبر سے کام لیں دعائیں کریں۔ صدقہ وخیرات اپنی ذاتی کمائی سے دیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنکی نسبت یہ خیال ہو۔ کہ اگر انکو نصیحت کریں تو وہ نہ مانینگے۔ ہمیشہ دنیا کی بھلائی مد نظر رکھیں اور محسن بننے کی کوشش کریں۔

اسکے بعد جلسہ دعا پر نہایت ہی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا تیسرے روز یعنی ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو دس بجے مستورات کا جلسہ منعقد ہوا۔ پردہ کا انتظام باقاعدہ تھا۔ اس جلسہ میں پردہ کے باہر رہ کر پروفیسر عبداللطیف صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بھی عورتوں کے حقوق اور ذمہ واریوں پر تقریریں کیں اور یہ بتایا کہ عورتوں کی ذمہ واریوں میں سے سب سے بڑی چیز اولاد کی تربیت ہے وہ اپنے بچوں میں احمدیت کے لئے ایثار اور قربانی اور وفاداری کی سچی روح پیدا کریں۔ اسی روز تین بجے کے قریب احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے ممبران نے سپورٹس اور ورزش کے نظارے دکھا کر حاضرین کو جسمانی ترقی کی ضرورت سے آگاہ کیا اور ان میں ان کے مراتب کو مد نظر رکھ کر مولوی حکیم خلیل احمد صاحب کے دست مبارک سے انعامات تقسیم کرائے گئے۔

جلسہ کے اختتام پر گیارہ اشخاص مرد و عورت پراونشل امیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان نو مبائعین کو استقامت اور توفیق عمل صالح عطا فرمائے۔

خاکسار سید سعید احمد سکرٹری
بنگال پراونشل انجمن احمدیہ

آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس کا پہلا جلسہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے گزشتہ درگا پوجا کی تعطیلات میں ۷-۸ اکتوبر کٹک میں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس پہلی دفعہ منعقد ہوئی۔ کٹک کی جماعت کے علاوہ سونگھڑہ۔ کیرنگ۔ تنگیریا۔ کیندلو پاڑہ۔ بھدرک۔ پوری بالیسر سنبھل پور۔ خوردہ۔ اور سری پارے سے احمدی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ کا کام دونوں دن نہایت کامیابی سے انجام پاتا رہا۔ مندرجہ ذیل مضامین پر تقریریں ہوئیں۔

(۱) اتحاد (۲) رشتے ناطے (۳) آپس کے تنازعات کا فیصلہ (۴) تبلیغ (۵) تعلیم وتربیت اطفال (۶) احمدی اپنے حقوق گورنمنٹ سے کس طرح حاصل کریں۔

اسکے علاوہ قادیان کے مذبح کے گرانے پر سکھوں اور دیانندیوں کے خلاف صدائے احتجاج اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ جلسہ ساھتا سماج ہال میں منعقد ہوا۔ بعض لوگوں نے مخالفت میں پورا زور لگایا۔ کئی قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں۔ اور تکالیف پہنچائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں۔ اور حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کی آمد کی برکت سے جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب پشاوری بھی جلسہ کے موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کی عمر اور قوت میں برکت دے کہ آپ نے اس پیرانہ سالی میں ہم غریبوں کی امداد بڑی جانفشانی سے فرمائی۔ اور ہمارے بعض تنازعات کا فیصلہ کرکے جماعت کو ایک شیرازہ پر جمع کر دیا۔

محمد محسن احمدی سکرٹری استقبالیہ کمیٹی آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس۔

جلسہ سالانہ خواتین

پروگرام مرتب کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو خواتین امسال جلسہ سالانہ خواتین میں تقریر کرنا چاہتی ہوں۔ وہ اپنے نام و پتہ سے ۱۰ نومبر تک دفتر دعوۃ وتبلیغ میں اطلاع دیں۔ اور لکھیں کہ ان کی تقریر کا موضوع کیا ہوگا۔ اور کتنا وقت اسکے لئے درکار ہے۔ صرف ان درخواستوں پر غور ہو سکے گا۔ جو ۱۰ نومبر تک دفتر دعوۃ وتبلیغ میں پہنچ جائینگی۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر کوئی توجہ نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ پروگرام شائع کرنے میں پہلے ہی تاخیر ہو رہی ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ

طبی دنیا پر مذہبی لحاظ سے نظر

لوزتین کا فائدہ

عاجز نے "الفضل" کی کسی گذشتہ اشاعت میں اسی عنوان کے ماتحت عرض کیا تھا۔ کہ بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال کہ ۵ - سال کے بعد بچوں میں لوزتین نہ صرف بے فائدہ ہیں۔ بلکہ بیماری کا باعث ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں خاکسار نے لکھا تھا۔ کہ ان کا فائدہ ضرور ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ اس نے کوئی چیز بے فائدہ نہیں بنائی۔ اس وقت عاجز نے محض عقلی طور پر جرح کی تھی۔ کیونکہ میرے پاس ایسے اعداد و شمار نہ تھے۔ جن کی بنا پر میں ان کی اس غلطی کو واضح کرتا۔ مگر الحمد للہ کہ آج مجھے ایک انگریز ڈاکٹر کی شہادت قرآن کریم کے اس بے نظیر اصل کی تائید میں مل گئی ہے۔ ڈاکٹر میک نامرا نے لکھا ہے۔ (برٹش میڈیکل جرنل بابت ۱۳- اپریل ۱۹۲۹ء) کہ "یہ خیال غلط ہے۔ کہ بچوں میں ۵ - سال کی عمر کے بعد لوزتین بے فائدہ ہوتے ہیں۔ مجھے ایسے دو بچوں کا علم ہے جن کے لوزتین پانچویں سال کے بعد نکالے گئے۔ ان میں سے ایک کو اس اپریشن کے چند ماہ بعد اور دوسرے کو چند سالوں کے بعد لازمی تپ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ان دونوں کے سینہ کا ایکس شعاعوں (X Rays) سے جب فوٹو لیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دونوں میں خنازیری غدود بڑھے ہوئے ہیں"۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوزتین کا تپ دق کو روکنے میں بہت دخل ہے۔

مگر یہ دو مثالیں ناکافی ہیں۔ اس لئے ہم کو خود کوشش کر کے ایسی اور مثالیں مہیا کرنی چاہئیں۔ جن سے قرآن کریم کے اس اصل کی تائید ہو۔ عاجز کا اپنا تجربہ اتنا لمبا نہیں۔ کہ میں لوزتین کے فوائد کی تائید میں کوئی اعداد و شمار پیش کر سکوں۔ لہذا تمام مسلمان ڈاکٹروں سے بالعموم اور مکرمی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن سے بالخصوص میری یہ درخواست ہے۔ کہ وہ "الفضل" کے ذریعہ ایسے اعداد و شمار سے عاجز کو اطلاع دیں۔ کہ مثلاً کتنے بچوں کے انہوں نے لوزتین نکالے اور ان میں سے کتنوں کو تپ دق۔ خنازیر یا کوئی اور گلے۔ حلق اور سینہ کا مرض لاحق ہو گیا۔ اگر کافی تعداد میں ایسی مثالیں جمع ہو گئیں تو پھر عاجز بحیثیت برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کا ممبر ہونے کے ان شمار و اعداد کو ان کے جرنل میں انشاء اللہ شائع کرا دے گا۔

ڈاڑھی منڈانے کا ایک نقصان

ایک اور مسئلہ کے متعلق بھی جس کا روحانی ترقیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ (یعنی ڈاڑھی رکھنے کا حکم) عاجز کو اعداد و شمار کی ضرورت ہے۔ عاجز کا ارادہ ہے۔ کہ شریعت کے بعض مسائل کے متعلق شمار و اعداد مہیا کر کے ان کی حکمت مغرب پر واضح کی جائے۔ محض عقلی دلائل سے یہ لوگ قائل نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کے نزدیک چونکہ مذہبی مسائل بے حقیقت چیز ہیں۔ اس لئے وہ ان کی تحقیق نہیں کرسکتے۔ پس یہ خادمان سرور دو جہان کا ہی فرض ہے کہ خود تجارب کریں۔ اور اعداد و شمار مہیا کر کے ان لوگوں کو قائل کریں۔ یہ ظاہر ہے۔ اتنے عظیم الشان کام کے لئے لازماً مجھے دوسرے بھائیوں اور بزرگوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ واللہ الموفق۔

خنازیر کا مرض

عاجز نے ریویو آف ریلیجنز اردو میں ایک دفعہ ڈاڑھی رکھنے کی حکمت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ اور ڈاڑھی منڈانے کے نقصان کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا تھا۔ کہ عاجز اپنی فراست کی بنا پر کہتا ہے کہ ڈاڑھی منڈانے والوں میں خنازیر کا مرض زیادہ ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ ڈاڑھی رکھنے سے خنازیر والوں کو ضرور فائدہ ہوگا۔ عاجز نے اس کی تائید میں ایک عقلی دلیل یہ دی تھی۔ کہ چہرہ چونکہ عموماً ننگا رہتا ہے۔ اور گرد و غبار میں تپ دق کے جراثیم ہر وقت ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ استرے کی رگڑ یا معمولی کٹ سے جراثیم جلد کے اندر چلے جاتے ہوں۔ مگر اس کے لئے عاجز کے پاس کوئی اعداد و شمار نہ اس وقت تھے۔ نہ اب ہیں۔ میں اس بات کو اعداد و شمار کی روشنی میں لانا چاہتا ہوں۔ تا کہ ہم مغرب کے سامنے زور کے ساتھ اس مسئلہ کی حکمت کو پیش کر سکیں۔ پس میری یہ تمام مسلمان ڈاکٹروں سے التجا ہے۔ کہ وہ آئندہ کے لئے یہ کریں۔ کہ جب کبھی وہ گلے کے خنازیر کا کوئی مریض دیکھیں۔ تو ساتھ ہی پرائیویٹ طور پر یہ بھی نوٹ کر لیں۔ آیا یہ ڈاڑھی والا ہے۔ یا ڈاڑھی منڈا۔ اور جب سو۔ دو سو کے قریب ایسے اعداد و شمار مہیا کر لیں۔ تو پھر دیکھیں کہ کتنے فیصدی ڈاڑھی والے خنازیر میں مبتلا ہوئے۔ اور کتنے مونڈنے والے۔ اس کے بعد عاجز کو اخبار الفضل کے ذریعہ ان مشاہدات کی اطلاع فرمائیں۔ یہ بھی عرض ہے کہ statistical شہادت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ مریضوں کے دیگر حالات (مثلاً مزاج۔ آب و ہوا۔ صفائی۔ جسمانی طاقت۔ قوت مدافعت۔ طبعی میلان ورثہ وغیرہ کے اثرات) ایک جیسے ہوں۔ مثلاً ایک امیر آدمی جو اعلےٰ غذا کھاتا ہو۔ تفکرات اور مشقت وغیرہ سے آزاد ہو۔ ماحول کی فضا نہایت اعلےٰ ہو۔ اور وہ ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ اس کے برخلاف ایک غریب شہری جو معمولی قوت لایموت مشکل سے پاتا ہو۔ محنت شاقہ کرتا ہو۔ ماحول کی فضا گندی ہو۔ مکان تنگ و تاریک اور مرطوب ہو۔ مگر ڈاڑھی رکھتا ہو۔ تو ممکن ہے۔ اول الذکر خنازیر سے بچ جائے۔ اور ثانی الذکر کو یہ مرض لگ جائے۔ پس اعداد و شمار جمع کرتے وقت اس امر کا بھی لحاظ رکھیں۔ کہ دیگر حالات ایک جیسے ہوں۔ ورنہ نتائج غلط نکلیں گے۔

آنکھ کا تعلق تپ دق سے

نئی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آنکھ کے راستہ بھی جراثیم ناک گلے۔ حلق اور سینہ میں جا سکتے ہیں۔ چنانچہ تپ دق کے جراثیم آنکھ میں گرد و غبار کے ذریعہ اگر چلے جائیں۔ تو آشوب چشم ہو جاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے۔ کہ ڈھیلے کے اوپر سفید سفید دانے ہو جاتے ہیں۔ پس بچوں میں اگر اس قسم کا آشوب چشم دیکھا جائے۔ تو اسے تپ دق کی علامت سمجھ کر فوراً کاڈ لور آئل وغیرہ مقوی ادویہ کا استعمال شروع کرا دینا چاہیے نئی تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے۔ کہ ۷۰ - فیصدی لوگ بچپن میں تپ دق سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ جس کی علامات جوانی میں ظاہر ہوتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ گویا کبھی بھی خنازیری مادہ سے نبتی ہے۔ اولیاء اللہ کی فراست واقعی حیرت میں ڈال دیتی ہے۔

غض بصر کی ایک حکمت

تجربہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آنکھ کے راستہ بھی جراثیم جسم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس تحقیقات سے پانچ وقت نماز کے لئے وضو کرنے اور غض بصر پر عامل ہونے کی حکمت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جو شخص دن میں پانچ دفعہ آنکھ دھوئے گا۔ اس کے جسم میں جراثیم کے داخل ہونے کا بہت کم امکان ہوگا۔ اسی طرح غض بصر کے بے شمار روحانی۔ اخلاقی اور تمدنی فوائد کے علاوہ ایک ادنےٰ سا جسمانی فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ نگاہ نیچی رکھنے سے آنکھ گرد و غبار سے محفوظ رہے گی۔ اور جراثیم کو داخل ہونے کا موقعہ کم ملے گا۔ عاجز نے یہ اس لئے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ روحانی اور اخلاقی فوائد کی اہمیت کو نہیں مانتے۔ وہ بطور تنزل جسمانی فوائد کے لئے ہی شاید اس مسئلہ پر عامل ہو جائیں۔

ناظرین "الفضل"

ممکن ہے۔ میری آواز بعض مسلمان ڈاکٹروں تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ بعض "الفضل" کا مطالعہ شائد نہ کرتے ہوں۔ اس لئے تمام بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر کے سب مسلمان ڈاکٹروں کی خدمت میں یہ پرچہ پہنچا دیں۔

خاکسار خادم محمد شاہ نواز۔ اوبوگندا (افریقہ)

نومسلموں کے متعلق اعلان

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہمارے احمدی احباب کے ذریعہ سے جب کوئی شخص دوسرے مذہب کا مسلمان ہوتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ احباب اُس کو اپنے پاس رکھ کر اُس کی تربیت کریں۔ اور معمولی تعلیم دیں۔ فوراً اُسے قادیان روانہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ طریق مرکز کی مشکلات کو بڑھانے کا موجب ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ نومسلمین کو اپنے پاس رکھ کر ان کی تعلیم و تربیت کریں۔ عام طور پر نومسلمین جو یہاں بھیجے جاتے ہیں۔ ناخواندہ ہوتے ہیں۔ یا بالکل کم علم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی تعلیم و تربیت خود بیرونی جماعتیں کر سکتی ہیں پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کوئی صاحب کسی نومسلم کو قادیان میں نہ بھیجیں۔ جب تک کہ اس کے متعلق پہلے دفتر دعوت و تبلیغ سے اجازت نہ حاصل کر لیں۔

اس اعلان کی ضرورت اس لئے بھی محسوس ہوئی ہے۔ کہ بعض نومسلمین ہمارا مالی نقصان کر کے یہاں سے چلے گئے ہیں۔ اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

انچولی ضلع میرٹھ میں دیوبندیوں سے کامیاب مناظرہ

دیوبندیوں سے متعدد مطالبات

انچولی ضلع میرٹھ میں دیوبندی علماء سے مندرجہ ذیل تین مضامین پر مباحثہ قرار پایا:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس معنی سے خاتم النبیین ہیں؟

(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۳) حنفی عقیدہ کی رو سے حضرت عیسیٰؑ کو جو صفات دی گئی ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ یا غلط۔

شرائط مباحثہ میں دیوبندی علماء نے بے حد سینہ زوری اور خودسری سے کام لیا تھا۔ مثلاً یہ کہ ہر سہ مضامین میں مدعی احمدی فریق ہوگا۔ مرزا صاحب پر شرعی الفاظ کا اطلاق اشتعال انگیز متصور نہ ہوگا۔ اور ہر مضمون پر آخری تقریر دیوبندی مناظر کی ہوگی۔ قرآن و حدیث سے استدلال کے وقت وہ معنی صحیح ہونگے۔ جو سلف نے کئے۔ وغیرہ وغیرہ ذالک

اس قسم کی شرائط لگانے پر دیوبندی علماء کا خیال تھا۔ کہ اول تو احمدی مناظر آئینگے ہی نہیں۔ اور اگر آئے۔ تو ایسے شرائط تسلیم نہ کریں گے اور اگر باوجود ایسی شرائط کے مناظرہ کے آمادہ ہونگے۔ تو فتح دیوبندیوں کو حاصل ہوگی۔ مگر جب اُن کے چودہ۔ پندرہ علماء کے مقابلہ پر مولوی ظہور حسین صاحب مولوی۔ فاضل اور خاکسار وہاں پہونچ گئے۔ اور بغیر ان کی شرائط میں کوئی ترمیم پیش کئے مناظرہ پر آڈٹے۔ تو انہیں اپنی فکر پڑ گئی۔ اور یہاں تک حواس باختہ ہوئے۔ کہ صرف اس بات پر کہ "تین مضامین پانچ دنوں میں کیسے تقسیم کئے جائیں؟" دو گھنٹے خرچ کر دئے۔ آخر خدا خدا کرکے یہ طے ہوا۔ کہ دو دو دن پہلے اور دوسرے مضمون پر اور ایک دن تیسرے مضمون پر بحث ہو۔ پھر بھی پہلے دن بجائے چار گھنٹہ مناظرہ کرنے کے دو گھنٹہ کے بعد ہی مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی اور عبدالشکور صاحب لکھنوی مع ہمنواؤں کے مناظرہ کے میدان سے چل دئے۔ اور باوجودیکہ اُن کے ہم خیال لوگوں نے اصرار کے ساتھ انہیں کہا۔ کہ یہ شرائط کے خلاف ہے۔ انہوں نے ایک نہ سُنی۔ اس کا اثر مجلہ حاضرین پر بہت اچھا ہوا۔ اور میرٹھ شہر سے جو معززین آئے تھے۔ اور جن میں نواب مہربان علی صاحب سپیشل مجسٹریٹ میرٹھ بھی تھے۔ انہوں نے دیوبندی علماء کی اس حرکت پر بہت بُرا منایا۔ اور مکان پر جاکر دیوبندی علماء کو سمجھایا۔ اس لعن وطعن کا صرف اتنا اثر ہوا۔ کہ پہلے دن کی طرح باقی دنوں میں فریقین کے صدروں کی گفتگو میں وقت ضائع نہ ہوا۔ البتہ "شرعی الفاظ کے اطلاق" والی شرط کی بناء پر علماء نے پیٹ بھر کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ جس کا جواب متانت کے ساتھ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کی حدیث سے دیا گیا۔ نیز مکتوبات امام ربانی کے درج شدہ کشف سے سمجھایا گیا کہ آج کل کے علماء شیطانی وزیر قرار دئے گئے ہیں۔

ختم نبوت پر مولوی ظہور حسین صاحب مناظر تھے۔ بالمقابل مولوی محمد منظور صاحب مرادآبادی مناظر تھے۔ باقی دو مضامین پر خاکسار اور مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی کی بحث ہوئی۔

ہمارے مطالبات کا تمام مباحثات میں ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ ہر روز بعد از مناظرہ جناب نواب مہربان علی صاحب سپیشل مجسٹریٹ اور دیگر رؤساء میرٹھ نے علے الاعلان ان کے سٹیج پر کہدیا۔ کہ احمدیوں کے مطالبات کا جواب ہماری طرف سے نہیں دیا گیا۔ اور ماسٹر نور الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ نے بالخصوص احمدی جماعت کے افراد کو مبارکباد دی۔ اور فرمایا۔ آپ لوگوں کو کامل فتح ہوئی ہے۔

ہمارے مطالبات مندرجہ ذیل تھے:-

(۱) سلف صالحین نے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے غیر تشریعی نبی کی آمد کو "مستثنےٰ" قرار دیا ہے۔ کوئی ایک ہی بزرگ ایسا بتائیے۔ جس نے نبوت کو کلی طور پر بند قرار دیا ہو۔

(۲) قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ جن سے امکان نبوت پر استدلال ہوتا ہے۔ ان کا کوئی ایسا مطلب بتاؤ۔ جو خاتم النبیین کے مجوزہ معنے کہ (کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا) کی تصدیق کرتا ہو۔

(۳) خاتم النبیین کا الف لام اگر استغراقی ہے۔ اور ہر نبی کی آمد کو روکتا ہے۔ تو تمہارا عقیدہ دوبارہ آمد مسیح کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

(۴) کوئی مفتری علے اللہ ایسا پیش کرو۔ جو دعویٰ الہام پر مصر ہونے کے باوجود ۲۳ سال زندہ رہا ہو۔

(۵) نبی صادق کی پہلی زندگی پاک ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج ملاحظہ ہو۔ تذکرۃ الشہادتین صـ۶۲ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو۔ (۶) مفتری عذاب سے پیس دیا جاتا ہے۔ اور کامیاب نہیں ہوتا۔ (۷) نصرت ہوتی ہے۔ اور نصرت بھی وہ جو اذا جاء نصر اللہ میں مذکور ہے۔ (۸) حدیث بخاری سے ثابت ہے۔ کہ مقبولان بارگاہ ایزدی کی قبولیت زمین میں بڑھتی رہتی ہے۔

لتتبعن سنن من قبلکم سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت امت محمدیہ میں عیسائی عقائد راسخ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہمارے مدمقابل دیوبندی مولوی صاحبان کے عقائد درباره حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وہی ہیں۔ جو عیسائیوں کے ہیں۔ مثلاً (۹) وقت ولادت مسیح اور حضرت مریم کے سوا کسی کا مس شیطانی سے پاک نہ ہونا (۱۰) حضرت مریم کا صدیقہ لقب پانا۔ مگر حنفی عقیدہ کی رُو سے نبی کریمؐ کی ماں کا مومن نہ ہونا۔ بلکہ استغفار رسول کے بھی لائق نہ ہونا۔

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ کو قبل از ۴۰ سال نبوت ملنا۔ مگر نبی کریمؐ کو ۴۰ سال کے بعد ملنا۔ (۱۲) حضرت عیسیٰؑ کے سوا باقی سب نبی ورسول وغیرہ گناہ گار تھے۔ (نعوذ باللہ) چنانچہ حنفیوں کی کتابوں میں قریباً ہر نبی پر الزام لگائے گئے ہیں۔ (۱۳) حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ اور نبی کریمؐ سے بوقت تکالیف جو معاملہ ہوا۔ اُس سے بڑھ کر حضرت عیسیٰؑ سے ہونا۔ (۱۴) نبی کریم صلعم تو ہر نماز میں اللّٰھم ارفعنی کہکر رفع کی خواہش کریں۔ مگر رفع جسمانی نہ ہو۔ کیونکہ حنفی عقائد کی رُو سے رفع سے رفع جسمانی ہوتا ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر اس قسم کی دعا کے رفع ہو جائے۔ (۱۵) حضرت عیسیٰؑ تو بیمار دل کو اچھا کریں۔ مگر بقول حنفیوں کے نبی کریم خود ۴۰ دن مسحور رہیں (العیاذ باللہ) (۱۶) حضرت عیسےٰ خالق طیور۔ محی اموات ہوکر خدا کے شریک ہو جائیں۔ حالانکہ خدا ان افعال کی اپنے سوا ہر ایک کے متعلق نفی کرتا ہے۔

اس قسم کے مطالبات کا دیوبندی کوئی جواب نہ دے سکے نواب مہربان علی صاحب سپیشل مجسٹریٹ معہ دیگر آٹھ دس معززین کے ہمارے مکان پر آکر ان کا حل کراتے رہے۔ اور خود انچولی والوں میں سے کئی لوگ مثلاً محمد علی صاحب۔ محمد عثمان صاحب معہ چند لوگوں کے آکر دریافت کرتے۔ (خاکسار غلام احمد مجاہد)

سن رائز

یہ انگریزی اخبار مہینے میں دو بار نوجوانوں کو اسلامی عقائد پر مضبوط رکھنے اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں تیار کرنے کے لئے شائع ہوتا ہے۔ اس کی قیمت سالانہ اخراجات کے مقابل میں برائے نام رکھی گئی تھی۔ چنانچہ طلباء سے صرف ایک روپیہ لیا جاتا ہے۔ یہ چندہ موجودہ اشاعت کے لحاظ سے اخراجات طبع کے لئے بھی کافی نہیں امید کی جاتی تھی۔ کہ احباب کرام کوشش کرکے اس کی اشاعت پانچ ہزار کر دیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی تحریک فرمائی تھی۔

افسوس ہے۔ کہ احباب نے توجہ نہیں دی۔ اور اس وقت سن رائز کا فنڈ دو ہزار روپے کا زیر بار ہے۔

مہربانی فرماکر اس بارے میں خاص توجہ دی جائے۔ اور اس مفید ملک و ملت اخبار کو جاری رکھنے میں۔ جماعت احمدیہ بالخصوص اور عام اہل اسلام نوجوان پوری پوری کوشش فرمائیں۔

اول تو جن اصحاب نے ابھی تک چندہ سالانہ ادا نہیں فرمایا۔ وہ وی۔ پی وصول کرلیں۔ جو ۸ رنومبر کو کئے جارہے ہیں۔

دوم۔ سب خریداران سابق اپنے ساتھ کم از کم ایک ایک خریدار ملائیں۔

سوم۔ خاص ڈونیشن بھیجواکر فنڈ کو تقویت پہونچائی جائے تاکہ قرض اتر سکے۔

نیازمند مہتمم طبع واشاعت قادیان

وصیتیں

نمبر ۳۰۸۵:۔ میں عائشہ بیگم ولد میاں احمد دین قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ؍مئی ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ زیور طلائی قیمتی مبلغ ساٹھ روپیہ۔ ایک زمین تین مرلہ محلہ گھماراں میں جس کی قیمت اس وقت ۱۵۰ روپے ہے۔

العبد۔ عائشہ بیگم بقلم خود۔ ۱۳ ؍مئی ۱۹۲۹ء

گواہ شد:۔ امام الدین ابو الکمل مہاجر

گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر والد موصیہ

نمبر ۲۹۱۵:۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ عطاء اللہ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ؍دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد ۵۰۰ سو روپیہ حق مہر ہے۔ اور زیورات قیمتی ۵۰ روپے کے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔

العبد:۔ سعیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ عطاء اللہ بقلم خود۔ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد حیات خان احمدی ملتان۔ حال وارد قادیان مقدس بقلم خود

نمبر ۳۰۹۶:۔ میں غلام محمد ولد صادق محمد قوم مجوکا ساکن کھائی کلاں ڈاکخانہ جوڑہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور۔ حال ملازم تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ غلام محمد بقلم خود محرر جوڈیشل تحصیل کبیروالہ۔ ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ محمد اکبر عفی اللہ عنہ۔ ایچ۔ وی۔ سی۔ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان۔ حال مقیم کبیروالہ ۵ ؍۲۹ ؍۱۷

گواہ شد:۔ محمد شفیع دیفرنری اسسٹنٹ کبیروالہ۔ سکرٹری وصایا انجمن علی پور۔ کبیروالہ ملتان۔

نمبر ۳۰۹۷:۔ میں سردار محمد علی جمعدار پنشنر ڈی۔ اے۔ ولد عبد الکریم قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن جوڑہ ڈاکخانہ خاص جوڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ؍۷ ؍۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ایک مکان خام وپختہ قیمتی ایک ہزار روپیہ خود پیدا کردہ۔ (۲) مکان کچا۔ قیمتی ایک سو تیس روپیہ خود پیدا کردہ (۳) مکان کچا پکا قیمتی گیارہ سو روپیہ۔ خود پیدا کردہ (۴) اٹھارہ بیگھہ زمین بارانی (۹) کی ساٹھ روپیہ فی بیگھہ باقی ۹ کی پچاس روپیہ فی بیگھہ کل قیمتی ۹۹۰ روپیہ ہے (۵) میری جائداد یہی ہے۔ جس کی کل قیمت ۳۲۲۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۳۷ روپے ۸ آنے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا:۔ فقط ۲۸ ؍۷ ؍۲۹

العبد۔ موصی سردار محمد علی جمعدار ڈی اے۔ پنشنر از جوڑہ ضلع گجرات بقلم خود

گواہ شد۔ عبد اللہ آزاد (ی) مدرس جوڑہ سکول۔ گواہ شد۔ حافظ محمد اکبر کھوکھر۔

باموقعہ اراضی قابل فروخت موجود ہے

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلہ دار البرکات میں ریلوے روڈ کے اوپر اور نیز اندرون محلہ عمدہ عمدہ موقعہ کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ بڑی سڑک یعنی آئندہ نقشہ کے لحاظ سے بازار والے قطعات کی قیمت ۵۰؎ فی مرلہ اور پچھلے قطعات کی ۲۵؎ اور ۲۰؎ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ محلہ سٹیشن اور منڈی کے بالکل سامنے ہے۔ اور موجودہ قطعات سٹیشن سے صرف تین چار منٹ کی مسافت پر واقعہ ہیں۔ سڑک پر ایک کنال (پہلے دو کنال کی شرط تھی۔ اب ایک کنال کی شرط کردی گئی ہے) سے کم اور اندرون محلہ دس مرلہ سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط وکتابت کریں:۔

اس کے علاوہ ایک قطعہ کم وبیش دو کنال کا پرانے بازار کے منہ پر قادیان کی پرانی آبادی کے غربی جانب قابل فروخت موجود ہے۔ اس کا نرخ بذریعہ خط وکتابت معلوم کریں:۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔ اے) قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں
(رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس مرض کیلئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا ؛

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

مجھے رشتہ کی ضرورت ہے!

دو احمدی لڑکیوں کے لئے جو ورنیکلر مڈل پاس کر چکی ہیں۔ اور اب ٹریننگ اسکول میں داخل ہونے والی ہیں۔ علاوہ ترجمۃ القرآن و کتب حضرت مسیح موعودؑ کے عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی پڑھتی ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے احمدی سیاریع۔ تعلیمیافتہ۔ تندرست۔ برسر روزگار باکار و بار۔ صوبہ یوپی۔ دہلی۔ یا قادیان کے رہنے والے ہوں۔ لڑکیوں کی عمر ۱۴ یا ۱۶ سال ہے خط و کتابت بعد تصدیق مقامی سکرٹری پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ بمقام تحصیل مودہا ضلع ہمیرپور یو۔ پی احمد بشیر الدین۔ گرداور قانونگو

ضرورت رشتہ

میری لڑکی جس کی عمر قریباً چودہ سال ہے امور خانہ داری سے واقف سینا پرونا جانتی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے جس شخص کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہو اور مخلص احمدی ہو۔ ملازم گورنمنٹ محکمہ میں ہو۔ یا ریلوے میں ہو۔ اسکو ترجیح دیجائیگی۔ خط و کتابت :- ع معرفت مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہونی چاہئے

پھر موقعہ نہیں ملے گا!

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے متصل ایک کنال زمین ہے۔ نہایت صحت افزا مقام۔ ریلوے سٹیشن کے قریب ہے۔ ضرورت مند خط و کتابت سے قیمت طے کرلیں ؛

چودہری اللہ بخش وزیر ہند سٹیم پریس امرتسر

ایک دفعہ تین سو (۳۰۰) روپیہ لگا کر
سو (۱۰۰) روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپے آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یک صد روپیہ رہے گا تفصیل کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ ایک آہنی خراس لگا کر آپ اور لگانے کی خواہش کریں گے۔ کیونکہ وہ آپ کی آمدنی بڑھانیکا ذریعہ ہونگے۔ علاوہ ازیں ہم سے زرعی آلات و دیگر ہر قسم کی مشینری مل سکتی ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے ؛

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ

زکوٰۃ کیوں فرض ہے

تاکہ مالدار لوگ یا معمولی بھی روپیہ جمع نہ کر رکھیں۔ اور اس کو کام پر لگائیں۔ لہٰذا اگر آپ کے پاس دس روپے بھی ہوں۔ تو انکے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بجائے اسکے کہ گھر میں بیکار پڑے رہیں۔ بندہ نے کئی برس کی کوشش کے بعد اب کام چلایا ہے۔ اور اس میں اب زیادہ روپے کی ضرورت ہے۔ اس واسطے یہ تجویز کی ہے۔ کہ دس دس روپے کا ایک ایک حصہ رکھا جائے۔ تاکہ ہر ایک آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اگر آپ شامل ہونا چاہیں۔ تو اطلاع دیں۔ مزید حالات دریافت کرنیکے لئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

نوٹ :- جو احباب ہاتھی دانت کی چیزیں اشیاء۔ لیدر سوٹ کیس۔ شال دوشالے۔ دھسے اور امرتسر کی مارکیٹ کی دیگر اشیاء منگانا چاہیں۔ وہ ہماری معرفت منگا کر فائدہ اٹھائیں ؛

کے ایم۔ اسماعیل احمدی اینڈ کو۔ آٹوری میوزیم امرتسر

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے۔ یہ امراض شکم۔ خاص کر قبض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے یہ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔ ترکیب استعمال۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں ؛

قیمت ساٹھ گولی معہ محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

عزیز ہوٹل۔ قادیان ضلع گورداسپور

پڑھنے کے قابل کتابیں

۱۔ **بخار دل**۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی پر معارف۔ کیف انگیز۔ روح پرور۔ اثر خیز اور بے نظیر نظموں کا دلفریب مجموعہ ہے۔ اس سے بہتر اور اعلےٰ نظمیں آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی۔ قیمت ۱۲؍

۲۔ **پھولوں کی ڈالی**۔ چھوٹے بچوں کے لئے آسان اور دلچسپ اخلاقی نظموں کا نہایت خوبصورت مجموعہ۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

۳۔ **جنت کے پھول**۔ چند مزید اور سلیس تبلیغی نظمیں قیمت ۳؍

۴۔ **اسلامی کہانیاں**۔ بچوں کے لئے آسان عبارت میں چھوٹی چھوٹی اسلامی کہانیاں۔ نہایت دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۲؍

۵۔ **کلیات نظم حالی**۔ مولانا حالی کی تمام چھوٹی بڑی ہر قسم کی نظموں کا مجموعہ۔ جلد اول ۱۲؍ جلد دوم عہ

۶۔ **علمی ڈائرکٹری**۔ تمام ہندوستان کے اردو اخبارات اہل علم اصحاب۔ تعلیم یافتہ مستورات اور انجمنوں کے مفصل پتے اس میں درج ہیں۔ نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

وصیت

نمبر ۳۰۶۷ :- میں چودہری نذیر احمد برق ولد چودہری عنایت اللہ مرحوم قوم جٹ سنگھے پیشہ ملازمت و کاشتکاری تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۰ء ساکن جنڈ الوالہ چک ۱۹۵ رکھ تحصیل و ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مئی ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- موصی بقلم خود۔ چودہری نذیر احمد برق اتالیق صاحبزادگان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ بتاریخ ۲ مئی ۱۹۲۹ء

گواہ شد :- غلام فرید ملک

گواہ شد :- شیخ محمود احمد مصری بقلم خود قادیان ؛

ہندوستان کی خبریں!

نیو دہلی ۳۰ راکتوبر۔ وائسرائے ہند کے جس اعلان کا نہایت شدومد سے انتظار ہو رہا تھا۔ وہ آج گورنمنٹ گزٹ کے ذریعہ شتہر کر دیا گیا جس کا ملخص حسب ذیل ہے:۔

سر جان سائمن کا کمیشن اس وقت انڈین سنٹرل کمیٹی کی مدد سے اپنی رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اور جب تک یہ رپورٹ پارلیمنٹ کے سامنے پیش نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک یہ کہنا ناممکن ہے کہ ہندوستان کے کانسٹی ٹیوشن میں کس قسم کی تبدیلیاں ہونگی۔

لاہور ۳۱ راکتوبر۔ راجپال کے قاتل علم دین کو آج صبح میانوالی جیل میں سولی پر چڑھا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لاش جیل کے قبرستان میں دفن کر دی گئی ہے۔ جس سے مسلمانوں میں بہت جوش پھیل گیا ہے چنانچہ آج مسلمان سارا دن مظاہرہ کرتے رہے۔ صبح ۹ بجے دہلی دروازہ کے باہر مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ شام کے ۵ بجے مسلمانوں نے پھر دہلی دروازہ کے باہر چودھری محمد گھسیٹا کی صدارت میں جلسہ کیا۔ جس میں مولوی ظفر علی۔ سید حبیب اور ملک لال دین قیصر اور دیگر اصحاب کی تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں یہ طے پایا کہ علم دین کی لاش کو میانوالی جیل سے لانے کے لئے ستیہ آگرہ کیا جائے۔ ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر مولوی ظفر علی اور سیکرٹری مولانا سید حبیب ہونگے۔ یہ بھی قرار پایا۔ کہ لاش کو میانوالی سے لانے کے لئے لاہور سے جتھے بھیجے جائیں ایک ایک جتھا سو سو آدمیوں پر مشتمل ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کل شام تک حکومت کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ اور پھر پرسوں سے جتھوں کا بھیجا جانا شروع ہو جائے گا۔ آج شہر میں پولیس کا زبردست انتظام تھا پولیس کے سپاہی ہر ایک چوک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین گنیں شہر میں چکر لگاتی رہیں۔

کلکتہ ۲۹ راکتوبر۔ جرمنی کی کنچن جنگا مہم کے ارکان واپس بنگال واپس پہنچ گئے ہیں۔ یہ لوگ ۲۴۴۵۰ فٹ کی بلندی پر پہنچ گئے تھے۔

میرٹھ ۲۵ راکتوبر۔ مقدمہ سازش میں آج استغاثہ کے تین گواہ پیش ہوئے ایک سکاٹ لینڈ یارڈ کا کارندہ تھا۔ جس نے بعض خطوط کا حال بیان کیا۔ خان بہادر عبدالکریم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی مدراس اور سٹر سروسے کے اظہارات بھی لکھائے گئے۔

دہلی ۳۰ راکتوبر آج دوپہر کے بعد دریبہ کے چاندنی چوک میں آگ بھڑک اٹھی اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر آٹھ دکانیں شعلوں کی لپیٹ میں آگئیں۔ آگ کی ابتدا کھلونوں کی ایک بہت بڑی دکان سے ہوئی جو دیوالی کے لئے غیر معمولی طور پر آراستہ کی گئی تھی۔ کاغذ کے غباروں میں موم بتیاں روشن تھیں۔ ان میں سے ایک کو آگ لگ گئی جو یکے بعد دیگرے سب پر حاوی ہو گئی۔ شعلے رفتہ رفتہ چھت تک پہنچ گئے اور آگ تیز ہو گئی۔

پشاور ۲۹ راکتوبر۔ بنوں میں ایک بڑھیا نے صبح کے وقت کھیت میں ایک بم پڑا پایا۔ اس نے خیال کیا۔ شاید لوہے کی گیند ہے۔ چنانچہ وہ اسے اٹھا کر گھر لے آئی۔ اور بچوں کو دکھانے لگی۔ بم اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ اور زور کا دھماکا ہوا۔ جس کے نتیجے میں بڑھیا خود بھی

ہلاک ہو گئی اور پانچ زخمی ہوئے۔

لاہور ۳۰ راکتوبر۔ پنجاب سول سروس کی جوڈیشل برانچ کے داخلہ کا امتحان لاہور میں دو شنبہ ۱۸ رنومبر سے شروع ہو گا۔ اور لگاتار ہر روز جاری رہے گا۔

دہلی ۲۸ راکتوبر۔ مسلمان راہنماؤں اور ہندوستان بھر کے مسلمان نمائندوں کے جلسہ مشورت نے کل اتفاق آراء سے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں سارڈا ایکٹ کو خلاف اسلام قرار دیا گیا۔ اور مسلمانوں سے التماس کی گئی۔ کہ جمعیۃ العلماء ہند کی قیادت میں موثر پروپیگنڈا کریں۔ اور اگر حکومت آئندہ کے لئے مذہبی عدم مداخلت کا اصول نہ مانے تو خلاف ورزی قانون کا معرکہ شروع کر دیا جائے۔

مسٹر پکل ڈپٹی کمشنر لاہور کی جگہ مسٹر لیس رابرٹ ڈپٹی کمشنر ہو کر آ گئے اور انہوں نے آج چارج لے لیا ہے اور مسٹر پکل رخصت پر جا رہے ہیں۔

پشاور ۲۸ راکتوبر۔ کابل کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ مزار شریف سے ایک زبردست قافلہ قالین اور دوسری چیزیں لئے ہوئے ہندوستان کی طرف آ رہا تھا کہ اسے چار رہ کار کے علاقہ میں وزیریوں نے لوٹ لیا۔ نقصان کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

پشاور ۲۹ راکتوبر۔ افغان طلبہ کی ایک جماعت پارا چنار کے راستے کابل روانہ ہو گئی ہے۔ سردار علی احمد جان کا لڑکا بھی عنقریب کابل جانے والا ہے۔

نیو دہلی یکم اکتوبر۔ ڈھائی بجے بعد دوپہر پریذیڈنٹ پٹیل کے بنگلے پر رہنماؤں کی کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ وائسرائے کے اعلان کا صحیح جواب دینے کے متعلق اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ پریذیڈنٹ پٹیل اور ان کے بھائی اعلان کو قبول کر لینے پر زور دیتے تھے مگر مسٹر جناح نے تار دیا ہے کہ وائسرائے کی پیشکش کو منظور کر لیا جائے یہ ملک کو قومی مشکلات کے حل کرنے کا بڑا موقعہ بہم پہنچاتی ہے۔ کانفرنس نے مہاتما گاندھی۔ سر تیج بہادر سپرو اور پنڈت جواہر لال نہرو کو رہنماؤں کے بیان کا مسودہ طیار کرنے کے لئے مقرر کیا۔ کل کی کانفرنس میں اس مسودہ پر غور کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے بعد کانفرنس منتشر ہو گئی۔

نئی دہلی ۳۱ راکتوبر۔ مولانا محمد علی نے وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ مسلمان اکابر کے ایک وفد کو باریابی کا موقعہ عطا فرمایا جائے۔ یہ وفد جو علماء اور دیگر مسلم رہنماؤں پر مشتمل ہو گا کمسنی کی شادی کے متعلق اسلامی شریعت کے نقطۂ خیال سے بحث کریگا۔

میانوالی ۳۰ راکتوبر۔ خواجہ عبدالرحمٰن اور سردار اجیت سنگھ سے سپیشل کلاس چھین لئے جانے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ میانوالی جیل کے سیاسی قیدیوں نے بطور پروٹسٹ سپیشل کلاس ترک کر دی ہے۔

ملتان ۳۰ راکتوبر۔ ۲۸ راکتوبر کی رات کو چک اور نجابوں کے درمیان گیٹ ۲۰ پر سے گذرتے ہوئے ۳۲ ڈاؤن مسافر گاڑی کے انجن سے ایک بیل اور دو آدمی کٹ گئے اور اسی وقت ہلاک ہو گئے۔

ممالک غیر کی خبریں!

یروشلم ۲۸ راکتوبر۔ یہاں تمام دکانیں بند ہیں۔ کل قدیم شہر میں سخت ہولناک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ کیونکہ مظاہرہ کرنے والوں نے ایک یہودی دکاندار پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کی گردن پر زخم لگا ہے اور اب وہ ہسپتال میں ہے۔

لنڈن ۲۹ راکتوبر۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سائمن کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے والی انڈین سنٹرل کمیٹی کی رپورٹ کل ڈاک میں ڈال دی جائے گی۔ رپورٹ کی اشاعت کا معاملہ وائسرائے کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس دوران میں کوئی موثق اعلان نہیں کیا جائے گا۔

ٹوکیو ۲۸ راکتوبر۔ ایک موٹر کار وزیر اعظم ہاماگوچی کے مکان سے نکل رہی تھی۔ کہ ایک شخص خنجر برہنہ ہاتھ میں لئے ہوئے پائدان پر جا چڑھا۔ محافظین نے اسے گرا دیا۔ اور گرفتار کر لیا۔

بوڈاپسٹ ۲۸ راکتوبر۔ ایک اشتراکی قیدی نے اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ کہ جیل کے قواعد میں تبدیلی کی جائے۔ اسے بالجبر غذا دی گئی۔ مگر وہ جانبر نہ ہو سکا۔

لنڈن ۲۷ راکتوبر۔ آج امریکن سفارت خانے کے باہر پولیس اور اشتراکیوں کے مابین ہنگامہ ہو گیا۔ سینکڑوں اشتراکیوں کا ایک جلوس اس غرض کے لئے سفیر کے پاس جا رہا تھا کہ ایک احتجاجی قرارداد پیش کرے۔ جو صنعتی مزدوروں پر جور و تشدد کے متعلق منظور کی گئی تھی۔ یہ جلوس ایک جلسہ کا نتیجہ تھا جس میں وزیر اعظم برطانیہ و صدر جمہوریہ امریکہ کے خلاف لعنت و نفرت کی ایک قرارداد منظور کی گئی۔ اور برطانیہ سے امریکہ ہندوستان اور دیگر ممالک کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ پولیس نے جب جلوس کو سفیر امریکہ کے پاس جا کر قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ تو پولیس پر حملہ کر دیا گیا۔ اور لڑائی نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

یروشلم ۲۷ راکتوبر۔ تاریخ فلسطین میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ فلسطین کی مسلم خواتین بے نقاب ہو کر کسی اجنبی کے روبرو آئیں۔ عرب خواتین کی کانگریس کا ایک وفد جس میں فلسطین کے تمام علاقوں کی مسلم اور عیسائی خواتین شامل تھیں۔ نقاب اٹھائے ہوئے ہائی کمشنر کے سامنے کانگریس کی منظور کردہ ایک قرارداد پیش کی جس میں اعلان بالفور۔ یہودیوں کے فلسطین میں نقل مکان کر کے آنے اور عرب قیدیوں کے خلاف پولیس کی بیان کردہ بدسلوکی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی۔

پیرس ۲۵ راکتوبر۔ موسیو ڈلاڈیر جی کے سپرد کابینہ مرتب کرنے کا کام ہوا ہے۔ ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں یہ وزیر رہ چکے ہیں۔

لنڈن ۲۹ راکتوبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کی لنڈن برانچ نے مسٹر سکلاتوالہ کو اپنی طرف سے لاہور کانگریس میں نمائندہ بنایا ہے۔

[illegible] قادیان [illegible] سے شائع کی